

# از عدالت اعظمیٰ

آمدنی ٹیکس کا کمشنر، بمبئی

بنام

ایس کے ایف بال بیرنگ کمپنی، لمیٹڈ۔

تاریخ فیصلہ: 10 اگست 1960ء:

(ایس کے اس، ایم ہدایت اللہ اور جے سی شاہ، جسٹسز:

انکم ٹیکس۔ سامان کی قیمت کی وصولی سے پہلے اور بعد میں پرنسپل کو کی گئی فروخت کی آمدنی کی اصل ترسیلات زر کے ذریعے تیار کردہ سامان فروخت کرنے والا ایجنٹ۔ منافع۔ چاہے اس میں ایجنٹ۔ دی انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا II) کے ذریعے قیمت کی وصولی سے پہلے کی گئی ترسیلات شامل ہوں۔ دفعہ 4(1)(a)۔

بال بیرنگ کا سامان بنانے والی ایک سوڈیشی کمپنی نے مدعا علیہ، ایس کے ایف بال بیرنگ کمپنی لمیٹڈ کے ساتھ معاہدہ کیا جو انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس میں مؤخر الذکر کو ہندوستان میں اپنا واحد فروخت کرنے والا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ معاہدے کا مادی حصہ اس طرح تھا:

اشق 23 ایجنٹ ایس کے ایف کو ان مصنوعات کی خالص فروخت قیمت ادا کرے گا جو ہر ماہ فروخت کی جاتی ہیں، کمیشن کی کٹوتی کے بعد جس پر اتفاق کیا گیا ہے اور درآمدی اخراجات جو ادا کیے گئے ہیں۔ "سوڈن میں ادائیگی اس مہینے کے آخری دن کے بعد تیس دن میں کی جائے گی جس میں فروخت متاثر ہوئی ہے"

دوران جنگ دوم پین روپ کارپوریشن کو سوڈش کمپنی کے اثاثوں اور کاروبار کو سنبھالنے کے لیے جمہوریہ پاناما میں شامل کیا گیا تھا اور مذکورہ پین روپ کارپوریشن نے اپنے بدلے میں سوڈش کمپنی کو جائیداد اور کاروبار سے بھیج دیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ کمپنی نے ہندوستان میں اپنے تیار کردہ غیر ملکی کارپوریشن کے سامان کے ایجنٹ کے طور پر فروخت کیا، اور فروخت کی اکثریت میں مدعا علیہ کمپنی نے سامان فروخت ہونے کے بعد لیکن فروخت کی آمدنی سے پہلے غیر ملکی کارپوریشنوں کو "قیمت فروخت" پر بھیج دی۔ خریداروں سے وصول کیا گیا۔ کچھ معاملات میں سامان کی فروخت سے پہلے ہی ترسیلات زر کی جاتی تھیں اور دیگر میں خریداروں سے فروخت کی آمدنی کی وصولی کے بعد ترسیلات زر کی جاتی تھیں۔ انکم ٹیکس افسر نے ولایتی

کارپوریشنز دفعہ 4(1)(a) کے تحت جائزہ لیا۔ فروخت کی آمدنی کی وصولی سے پہلے کی گئی ترسیلات زر اور فروخت کی آمدنی کی وصولی کے بعد کی گئی ترسیلات زر میں کوئی فرق کیے بغیر مدعا علیہ کمپنی کی طرف سے وصول کی گئی قیمت میں شامل منافع ٹیکس کی۔ اس حکم کی تصدیق اعلیٰ انکم ٹیکس حکام نے کی۔ مدعا علیہ کمپنی کے کہنے پر دیے گئے حوالہ پر ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ غیر ملکی کارپوریشنوں کا اکاؤنٹس کے سالوں میں قابل ٹیکس علاقوں میں کاروباری تعلق تھا اور مدعا علیہ کمپنی صرف ان کی طرف سے ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار تھی۔ فروخت کی آمدنی کی وصولی کے بعد کی گئی ترسیلات کے حوالے سے۔ خصوصی اجازت کے ذریعے انکم ٹیکس کمشنر کی اپیل پر، دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک کارپوریشن جسے پین کے نام سے جانا جاتا تھا

انکم ٹیکس کمشنر نے قرار دیا، دفعہ 4(1)(a) انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت آمدنی ادائیگی کی ذمہ داری دفعہ 4(1)(a) کی وصولی پر پیدا ہوا اور یہ سوال کہ آیا آمدنی قابل ٹیکس علاقے میں موصول ہوئی تھی اس کا تعین اس جگہ سے کیا گیا جہاں قیمت موصول ہوئی تھی۔ مدعا علیہ کمپنی کو غیر ملکی کارپوریشنوں کی جانب سے قابل ٹیکس علاقے میں موصول ہونے والی اشیاء کی تمام فروخت کے سلسلے میں منافع موصول ہوتا تھا، اس بات سے قطع نظر کہ ترسیلات زر قیمت موصول ہونے سے پہلے یا بعد میں کی گئی تھیں۔ شہری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1958 کی سول اپیل نمبر 9۔ 1954 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 50/X میں سابق بمبئی ہائی کورٹ کے 24 فروری 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ اپیل گزاروں کے لیے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔ مدعا علیہ کی طرف سے آر جے کولوه، ایس این اینڈ لی، جے بی دادا چنچی، رمیش وارناتھ اور پی ایل ووہرا۔

10 اگست 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا جسٹس شاہ: ایکٹی گونبرگ کی سویڈن کا کلر فابریکن سویڈن کے قوانین کے تحت شامل ایک کمپنی ہے، اور بال بیرنگ آلات کی تیاری میں مصروف ہے۔ ایس کے ایف بال بیرنگ کمپنی لمیٹڈ، جسے اس کے بعد "ایس کے ایف" کہا جائے گا، ایک کمپنی ہے جو انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ یکم جنوری 1939 کے ایک معاہدے کے مطابق، ایس کے ایف کو سویڈش

کمپنی نے ہندوستان میں اپنے واحد فروخت کنندہ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں دشمنی کے آغاز کی وجہ سے، ایک کارپوریشن جسے پینروپ کہا جاتا ہے۔ کارپوریشن کو 1940 میں جمہوریہ پاناما میں شامل کیا گیا تھا، تاکہ اس سوڈس کمپنی کے اثاثوں اور کاروبار کو جنگی وقت کے انتظام کے طور پر سنبھالا جاسکے۔ یکم جولائی 1947 سے، پینروپ کارپوریشن نے جائیداد اور کاروبار سوڈس کمپنی کے حوالے کر دیا۔ 1947، 1948، 1949 اور 1950 کے سالوں میں ایس کے ایف کو ہندوستان میں سوڈس اور پاناما کی کمپنیوں کے ایجنٹ کے طور پر فروخت کیا گیا جسے اس کے بعد اجتماعی طور پر "غیر ملکی کارپوریشنز" کہا جائے گا جو ان کے ذریعہ تیار کردہ سامان ہیں۔ ایس کے ایف نے تھوڑی مقدار میں سامان خریدا تھا۔ اور ہندوستان میں اس کے ذریعے فروخت کیا گیا، لیکن اس اپیل میں ان اشیاء کی فروخت کے سلسلے میں انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کے بارے میں کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے اور ان فروخت کے سلسلے میں یہاں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ انکم ٹیکس آفیسر کمپنیز سرکل II (3)، بمبئی، اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے۔ دفعہ 43 ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت، ایس کے ایف کو تشخیصی سال 1948-49 کے لیے غیر ملکی کارپوریشنوں کا قانونی ایجنٹ مقرر کرنے کے بعد، اور سوڈس کمپنی کے تشخیصی سالوں 1949-50، 1950-51 اور 1951-52 کے لیے، ایس کے ایف نے غیر ملکی کارپوریشن کی جانب سے قابل ٹیکس علاقے میں ان سالوں کے لیے آمدنی کے ریٹرن جمع کرائے۔ ایس کے ایف اور سوڈس کمپنی کے درمیان یکم جنوری 1939 کے معاہدے کی شق 13، 22 اور 23 جو اس اپیل کے مقصد کے لیے مواد ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

شق 13- ایجنٹ ہر مہینے کے دسویں دن سے پہلے ان مصنوعات کی صحیح اور تفصیلی وضاحت پیش کرے گا جو اس نے یا اس کے ذیلی ایجنٹوں نے پچھلے مہینے کے دوران فروخت کی ہیں۔ یہ بیان ایس کے ایف کی طرف سے دی جانے والی ہدایات کے مطابق تیار کیا جانا ہے اور اس میں ان فریقین کے نام اور پتہ شامل ہوں گے جن کو مذکورہ مصنوعات فراہم کی گئی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ مصنوعات اور ان کی قیمتوں کی تفصیل بھی ہوگی جن پر وہ فروخت کی گئی ہیں۔

شق 22: ایجنٹ مذکورہ مصنوعات کو یا تو نقد یا ادھار پر فروخت کرے گا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ ایس کے ایف کی طرف سے ایجنٹ کو ادھار پر فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے، ایجنٹ کی طرف سے مذکورہ مصنوعات کے خریدار کو دیا گیا کوئی بھی ادھار ایجنٹ کی طرف سے اپنے کھاتے اور اپنی ذمہ داری پر دیا گیا سمجھا جائے گا۔ اگر خریدار نے ایجنٹ کو وہ رقم ادا نہیں

کی ہے جو اس تاریخ تک واجب الادا ہے جس پراجنٹ کو ریاستی ادائیگی کرنی ہے اور ایس کے ایف کو ایسی فروخت کے لیے ادائیگی کرنی ہے جو ادھار پر کی گئی ہے، اس کے باوجود ایجنٹ اس معاہدے میں بیان کردہ شرائط و ضوابط کے مطابق ایس کے ایف کو ادائیگی کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

شق 23:- ایجنٹ ایس کے۔ ایف کو ادائیگی کرے گا۔ مذکورہ مصنوعات کی خالص فروخت قیمت جو ہر ماہ فروخت کی جاتی ہے، کمیشن کی کٹوتی کے بعد جس پر اتفاق کیا گیا ہے (cf. 20) اور درآمدی اخراجات جو ادا کیے گئے ہیں (cf. 21)۔ سوڈن میں ادائیگی تیس (30) دنوں میں کی جائے گی، تازہ ترین طور پر، اس مہینے کے آخری دن کے بعد جس میں فروخت متاثر ہوئی ہے۔

انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے پایا ہے کہ خالص فروخت کے کھاتوں کو پیش کرنے اور cl.13 کی شرائط کے مطابق ادائیگی کرنے کے لئے معاہدے کے مطابق، ایس کے ایف نے متعلقہ مدتوں کے لیے غیر ملکی کارپوریشنوں کے نام پر کرنٹ اکاؤنٹ برقرار رکھا۔ جب ایس کے ایف کے ذریعے سامان فروخت کیا جاتا تھا، تو پرنسپل کے کھاتے میں قیمت جمع کی جاتی تھی اور ان خریداروں کے کھاتے سے ڈیبٹ کیا جاتا تھا جن کو سامان کریڈٹ پر فروخت کیا جاتا تھا۔ فروخت کے زیادہ تر معاملات میں، کمیشن کاٹنے کے بعد "سیل ویلیو" کی ترسیلات خریداروں کو سامان کی فروخت کے بعد لیکن فروخت کی آمدنی کی وصولی سے پہلے کی جاتی تھیں۔ کچھ معاملات میں، سامان فروخت ہونے سے پہلے ہی ترسیلات زر کی جاتی تھیں، اور باقی میں، خریداروں سے فروخت کی آمدنی حاصل ہونے کے بعد ترسیلات زر کی جاتی تھیں۔

انکم ٹیکس افسر نے غیر ملکی کارپوریشن کا جائزہ لیا۔ 4(1)(a) ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ایس کے۔ ایف کے ذریعے سامان کی فروخت پر موصول ہونے والی قیمت میں شامل منافع پر ٹیکس کی ادائیگی کے لیے، فروخت کے درمیان کوئی فرق کیے بغیر جس کے سلسلے میں ترسیلات فروخت کی آمدنی کی وصولی کے بعد کی گئی تھیں اور فروخت جس کے سلسلے میں ترسیلات فروخت کی آمدنی کی وصولی سے پہلے کی گئی تھیں۔ انکم ٹیکس افسر کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تصدیق اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے بھی کی۔ ایس کے ایف کی مثال پر، درج ذیل سوالات کا حوالہ بمبئی زبردفعہ (1)66 ہائی کورٹ آف جوڈیکل پچر بمبئی کو دیا گیا۔ تحت 66(1) انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922:

- (1) کیا ایسے شواہد موجود تھے جن پر ٹریبیونل یہ فیصلہ دے سکتا تھا کہ پینروپ کارپوریشن اور غیر رہائشی کمپنی کا اکاؤنٹنگ کے سالوں میں قابل ٹیکس علاقوں میں کاروباری تعلق تھا؟
- (2) کیا پینروپ کارپوریشن اور غیر رہائشی کمپنی کے سامان کے سلسلے میں منافع ان کی طرف سے قابل ٹیکس علاقے میں موصول ہوا تھا؟

ہائی کورٹ کے سامنے ریفرنس کی سماعت پر، ٹیکس دہندہ کے وکیل نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ایس کے ایف غیر ملکی کارپوریشنوں سے "کنسانٹمنٹ پر موصول ہونے والے" سامان کا خریدار نہیں تھا، بلکہ سامان کی فروخت کے لیے ان کا ایجنٹ تھا، پہلے سوال پر مثبت جواب درج کیا گیا۔ دوسرے سوال پر، ہائی کورٹ نے رائے دی کہ ایس کے ایف کی طرف سے ترسیلات زر cl.23 کی شرائط کے مطابق ہیں۔ خریداروں سے سیل پروسیڈس کا احساس ہونے سے پہلے معاہدے کے غیر ملکی کارپوریشنوں کو قابل ٹیکس علاقے سے باہر موصول ہوا تھا، اس کو زیر غور نہیں لیا جاسکتا تھا۔ دفعہ 4(1)(a) غیر ملکی کارپوریشنوں کی قابل ٹیکس آمدنی کا اندازہ لگانے میں ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کا۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ایس کے ایف غیر ملکی کارپوریشنوں کی جانب سے ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ دفعہ 4(1)(a) صرف اس صورت میں جب ٹیکس لگانے والی اتھارٹی یہ ثابت کرے کہ غیر ملکی کارپوریشنوں کو فروخت کی آمدنی قابل ٹیکس علاقوں کے اندر موصول ہوئی ہے؛ کہ فروخت کی آمدنی غیر ملکی کارپوریشنوں کو اس وقت موصول ہوئی جب ایس کے ایف نے cl.23 کے تحت ترسیلات زر کی تھیں۔ لیکن کسی حد تک متضاد طور پر ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ایس کے ایف کی طرف سے فروخت کی آمدنی کے احساس سے پہلے کی گئی ترسیلات فروخت کی آمدنی کی نہیں تھیں، بلکہ معاہدے کے cl.23 کے تحت اس کے واجبات ادائیگی کی؛ اور یہ کہ ایس کے ایف کی طرف سے ترسیلات زر کے بعد سامان کے خریداروں سے وصولیاں غیر ملکی کارپوریشنوں کی طرف سے فروخت کی آمدنی کی نہیں تھیں بلکہ یہ اپنی طرف سے اور اپنے حق میں رسیدیں تھیں، اور غیر ملکی کارپوریشنوں کو بھیجی گئی رقوم کی وصولی میں تھیں۔ ہائی کورٹ نے اس کے مطابق دوسرے سوال کا جواب مثبت انداز میں دیا "اس حد تک کہ ادائیگی ٹیکس دہندہ کمپنی کو فروخت کی آمدنی موصول ہونے کے بعد کی گئی تھی۔"

ہم ہائی کورٹ کی استدلال اور نتیجہ سے متفق نہیں ہیں۔ معاہدے کی شرائط یہ واضح کرتی ہیں کہ غیر ملکی کارپوریشنوں سے "کھپ پر موصول ہونے والی" اشیا ایس کے ایف کو ان کے

فروخت کار ایجنٹ کے طور پر موصول ہوئی تھیں نہ کہ خریدار کے طور پر۔ یہ سچ ہے کہ سامان ایس کے ایف نے اپنے نام سے فروخت کیا تھا نہ کہ غیر ملکی کارپوریشنوں کے نام پر، لیکن سامان پھر بھی غیر ملکی کارپوریشنوں کے لیے اور ان کی طرف سے فروخت کیا جاتا تھا اور ایس کے ایف کو موصول ہونے والی فروخت کی آمدنی اس کی طرف سے نہیں بلکہ اس کے پرنسپل کے لیے اور ان کی طرف سے وصول کی جاتی تھی۔ معاہدے کی شق 9، 12، 13، 14، 17، 18 اور 20 واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ ایس کے ایف کو موصول ہونے والی اشیا خریداروں کو فروخت ہونے تک غیر ملکی کارپوریشن کی ملکیت بنی رہیں۔ سامان کی فروخت کے لیے موصول ہونے والی قیمت میں، مالک کا منافع حقیقت میں شامل تھا اور اس منافع پر ٹیکس عائد کیا جانا واجب تھا۔ دفعہ 4 (1) (a) ہندوستانی آمدنی کا ٹیکس ایکٹ اگر یہ قابل ٹیکس علاقے میں موصول ہوا تھا۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ معاہدے کی شرائط کے تحت ترسیلات زر سے پہلے غیر ملکی کارپوریشنوں کے ایجنٹ کے طور پر قابل ٹیکس علاقے میں ایس کے ایف کے ذریعے حاصل کی گئی فروخت کی آمدنی پر ٹیکس عائد کیا جانا واجب تھا۔ کیا حالات کا مؤقف یہ ہے کہ ایس کے ایف نے اس کی طرف سے کی گئی ذمہ داری کو نبھانے میں اس نے معاہدے کی شرائط کے تحت ترسیلات زر کی، اس سے پہلے کہ اسے فروخت شدہ سامان کی قیمت کا احساس ہو، وصولی کی نوعیت کو بدل دیتا ہے؟ ایس کے ایف کی طرف سے کی گئی ترسیلات زر بلاشبہ تمام فروخت کے سلسلے میں غیر ملکی کارپوریشنوں تک پہنچ گئیں۔ قابل ٹیکس علاقے سے باہر۔ لیکن ایس کے ایف سامان کی فروخت اور قابل ٹیکس علاقے میں قیمت حاصل کرنے کے لیے ان کا ایجنٹ تھا۔ ایس کے ایف اور غیر ملکی کارپوریشنوں کے درمیان تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی کیونکہ خریداروں کی طرف سے قیمت کا احساس ہونے سے پہلے غیر ملکی کارپوریشنوں کو ترسیلات زر بھیجی جاتی تھیں۔ ایس کے ایف کے ذریعے ترسیلات زر سے پہلے یا بعد میں فروخت ہونے والی اشیا کی قیمت غیر ملکی کارپوریشنوں کے ایجنٹ کے طور پر وصول کی جاتی تھی۔ اگر فروخت کے سلسلے میں ترسیلات زر قیمت کے احساس سے پہلے کی گئی تھیں، تو ایس کے ایف کھاتے کو ایڈجسٹ کرنے اور وصولی سے ادا کی گئی رقم کا کریڈٹ لینے کا حقدار بن گیا۔

غیر ملکی کارپوریشنوں کو قیمت کی وصولی سے پہلے یا بعد میں کی گئی ترسیلات زر کے تحت جو موصول ہوا وہ فروخت کے سلسلے میں فروخت کی آمدنی نہیں تھی، بلکہ ایس کے ایف کی طرف سے واجب الادا رقم تھی جو محاذہ 23، cl کے تحت اس کی طرف سے واضح طور پر کی گئی ذمہ داری

کے تحت تھی۔ ایس کے ایف کی طرف سے فروخت کردہ سامان کی قیمت تمام صورتوں میں اسے قابل ٹیکس علاقے کے اندر موصول ہوتی تھی؛ اور ایس کے ایف فروخت کا ایجنٹ ہونے کے ناطے، اور قیمت حاصل کرنے کے لیے، فروخت کی آمدنی میں شامل آمدنی کو غیر ملکی کارپوریشنوں کو بھی قابل ٹیکس علاقے کے اندر موصول ہونا چاہیے۔ یہ آمدنی کی وصولی ہے جو کمیوں کو جنم دیتی ہے۔ دفعہ 4(1)(a) ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری: اور وہ جگہ جہاں قیمت موصول ہوتی ہے اس سوال کا تعین کرتی ہے کہ آیا آمدنی قابل ٹیکس میں موصول ہوتی ہے۔

فروخت شدہ سامان کی قیمت صرف اس وقت موصول ہوتی تھی جب خریدار اسے ادا کرتا تھا اور اس سے پہلے نہیں، اور جب ایس کے ایف کو قیمت موصول ہوتی تھی، تو آمدنی موصول ہوتی تھی۔ ایس کے ایف کی طرف سے قیمت موصول ہونے سے پہلے غیر ملکی کارپوریشنوں کو بھیجی گئی ترسیلات میں آمدنی شامل نہیں تھی، کیونکہ حقیقت میں آمدنی اس وقت تک موصول نہیں ہوتی تھی جب تک کہ قیمت کا احساس نہ ہو جائے۔ ایک بار پھر ہم ایس کے ایف کے وکیل کی اس دلیل سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ غیر ملکی کارپوریشنوں اور ایس کے ایف کے درمیان ضمانت کا معاہدہ تھا اور ترسیلات زر کی سابقہ رسید سامان کی قیمت کی وصولی کے مترادف تھی۔ یہ دکھاوا نہیں کیا جاتا کہ ایک سہ فریقی معاہدہ تھا اور غیر ملکی کارپوریشنوں نے سامان کو براہ راست ہندوستان میں خریداروں کو فروخت کیا، ایس کے ایف نے ان خریداروں کی طرف سے قیمت کی ادائیگی کی ضمانت دی تھی جن کو سامان فروخت کیا گیا تھا۔

ایس کے ایف کی طرف سے موصول ہونے والی قیمت جو فروخت شدہ سامان کے سلسلے میں غیر ملکی کارپوریشنوں کے لیے اور ان کی طرف سے قابل ٹیکس علاقے کے اندر موصول ہوتی ہے، ہم اس بات کا تعین کرنے سے قاصر ہیں کہ جس قیمت میں منافع شامل ہے اس کی وصولی ٹیکس کے تحت ذمہ دار نہیں ہے۔ دفعہ 4(1)(a) موصولہ آمدنی کے طور پر، محض اس وجہ سے کہ ایک آزاد ذمہ داری کے تحت، ایس کے ایف نے قیمت کی وصولی سے پہلے ہی قیمت (کم کمیشن) کے مساوی رقم ادا کرنے کے لیے خود کو ذمہ دار قرار دے دیا ہے اور اس ذمہ داری کو نبھا دیا ہے۔

ہماری طرف سے لیے گئے نقطہ نظر میں، دوسرے سوال کا جواب ان تمام اشیا کی فروخت کے حوالے سے مثبت دیا جائے گا جہاں ایس کے ایف کو قابل ٹیکس علاقے میں قیمت موصول ہوئی ہے، اور اس بات سے قطع نظر کہ قیمت موصول ہونے سے پہلے یا بعد میں فروخت شدہ اشیا کے حوالے سے ترسیلات زر کی گئی ہیں یا نہیں۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے جس حد تک اشارہ کیا گیا ہو۔ اپیل کنندہ اس عدالت میں اپنے اخراجات اور ہائی کورٹ میں ریفرنس کے اخراجات کا بھی حقدار ہوگا۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت ہے۔